رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
THE ALFAZL QADIAN
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵


قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

| اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے |
| --- | --- | --- |

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

## فہرست مضامین






ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

| جلد ۱۰ | مطابق ۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۰ھ | یوم دوشنبہ | مورخہ ۳ر جولائی سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۱ |
| --- | --- | --- | --- | --- |


## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کو چند دن سے کمزوری معدہ کی شکایت تھی۔ ۲۹ر کو گیارہ بجے رات یکایک شل کا دورہ ہوا۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تکلیف رہی۔ اس کے بعد نیند آگئی۔ صبح کو بہت تخفیف تھی۔ ۳۰ر جون کو پیچش کی شکایت رہی۔ یکم جولائی کو اسمیں تخفیف ہے مگر علاج جاری ہے۔

حرم اول حضرت خلیفہ ثانی کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ مگر ابھی کمزوری ہے۔ حرم ثالث روبصحت ہیں۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ بخار پہلے کی نسبت کم ہے مگر ٹوٹا نہیں۔ احباب دعا کرتے رہیں۔

امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں مدرسہ احمدیہ کے حسب ذیل تین اصحاب پاس ہوئے (۱) مولوی حمید اللہ خان صاحب (۲) مولوی قمر الدین صاحب (۳) مولوی عنایت اللہ صاحب قادیانی۔

## نامہ صادق

### امریکہ میں تبلیغ اسلام

**تین لیکچر** عاجز راقم ایک ہفتہ سے شہر شکاگو میں ہے۔ ان ایام میں علاوہ متفرق تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے تین لیکچر ہوئے۔ ایک جیا ناک ٹمپل میں دوسرا ایڈا ریڈلے واٹ بلڈنگ میں۔ تیسرا سانفرانسکو اینڈ مازرو سٹریٹ چرچ میں۔ ہر سہ میں ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ جو اس ملک میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔

**پانچ نو مسلم** گذشتہ رپورٹ کے بعد تین لیڈیاں اور دو جنٹلمین مشرف باسلام ہوئے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

مسٹر جوزف کلارنس وائٹ (احمد) مسٹر ایبا نسو بوتھ (جمیلہ) مس میری چیمبرس (مریم) مسٹر ایلبرٹا والراجھری، مسز ایڈرو المٹر (فاطمہ)

**امریکہ کا افلاس** اس ملک میں باوجود امارت کے غربت بھی حد درجہ کی ہے۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ جو اپنے مکانوں میں رہتے ہیں۔ امیر لوگ بڑے بڑے اونچے اور لمبے چوڑے مکان بنا دیتے ہیں۔ اور ان میں چھوٹے چھوٹے کمرے ہوتے ہیں۔ جو غربا کرایہ پر لے لیتے ہیں۔ آج صبح کا واقعہ ہے۔ ایک کمرے میں دو نفر میاں بی بی رہتے تھے۔ میاں کئی ہفتہ سے بے کار تھا۔ کھانے اور کرایہ کو کچھ

نے نوٹس دے رکھا تھا۔ اور آج صبح ان کو جبراً نکال دینا تھا۔ اس حیرانی اور پریشانی میں کہ کہیں جانے اور رات گذارنے کی جگہ نہ ملے۔ ہر دو رات کے وقت پھانسی لیکر مر گئے۔ کسی وارث کا پتہ نہیں۔ پولیس دفن کا انتظام کر رہی ہے۔ ایسے واقعات روز ہوتے رہتے ہیں۔

میرا ارادہ ہے۔ کہ اب شہر شکاگو میں مستقل مرکزی دفتر قائم کیا جائے۔ اس کے واسطے مکان کی تلاش ہے۔ اور مکان کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہے اللہ مالک ہے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

تا اطلاع ثانی خط و کتابت کے واسطے میرا پتہ درج ذیل ہے۔ والسلام از امریکہ ۲۷ مئی سنہ ۲۲ء

محمد صادق عفا اللہ عنہ

Dr. M. M. Sadiq. C/o
Diab Bros 51 East 18th St
Chicago. Ill.
(U. S. America)

# اخبار احمدیہ

## صیغہ محاسب اور بیت المال کی طرف سے اطلاع

جملہ احباب سلسلہ سے جو فرداً فرداً دفتر محاسب بیت المال یا محاسب صدر انجمن میں روپیہ بذریعہ ڈاک یا دستی بھیجتے ہیں عموماً اور تمام سکرٹری صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے خصوصاً یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ روپیہ بھیجتے ہوئے اگر منی آرڈر ہو تو کوپن پر اگر بیمہ ہو تو اس کے اندر علیحدہ کاغذ پر تفصیلات سے ضرور آگاہ فرمایا کریں تاکہ روپیہ بھی روز داخل خزانہ ہو جایا کرے۔ ورنہ امانت میں رکھا جاتا ہے۔ اور حساب میں محسوب نہیں ہو سکتا۔ امید ہے کہ سب احباب اس کا آئندہ خیال رکھیں گے۔

خاکسار محمد اشرف محاسب بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ

## ایک غلطی کی تصحیح

تقرر اُمراء کے ہیڈنگ سے الفضل اخبار نمبر ۹۷ جلد ۹ بتاریخ ۱۲ جون سنہ ۱۹۲۲ء صفحہ پر شائع ہوا ہے اسمیں غلطی سے حکیم محمد بخش صاحب کانپور کے لئے لکھا گیا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ بجائے کانپور کے کیمبل پور ہے

## اعلان نکاح

سید علی احمد صاحب صحافیہ دار رجاونی (انبالہ) کا نکاح ثانی ۱۱ جون سنہ ۲۲ء کو مسماۃ غفورن سے بولایت برادرش شیخ محمد حسین صاحب سنوری بابو عبد الغنی صاحب تبلیغی سکرٹری جماعت انبالہ نے پڑھا۔ مہر ۲۲۵ روپے منظور ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک فرمائے۔

مورخہ ۲۶ جون کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مولوی سرور شاہ صاحب نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۲) عزیز بیگم بنت فرمان علی صاحب ہیڈ کنسٹبل رخصتی سکنہ بٹالہ کا نکاح میاں خلیل الرحمن ولد محمد ابراہیم صاحب احمدی سکنہ جہلم مہر چار صد روپیہ پر۔

(۳) ممتاز بیگم بنت فرمان علی صاحب ہیڈ کنسٹبل رخصتی سکنہ بٹالہ کا نکاح میاں محمد اسحٰق صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب سکنہ جہلم سے چار صد روپیہ مہر پر۔ لڑکیوں کے والد کی طرف سے یہ شرط ہے کہ ہر دو لڑکے مکان حسب گنجائش قادیان میں بنا دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

## شکریہ و التجائے دعا

حضرت نواب محمد علی خان صاحب بمبئی سے مالیر کوٹلہ تشریف لے آئے ہیں۔ اور اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ جن حضرات کو میں نے دعا کے لئے عرض کیا تھا۔ اور انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی۔ میں ان کا مشکور ہوں اور اب بھی التجا ہے کہ دعا کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور جن صاحبوں نے ان کے علاوہ از راہ ہمدردی دعا فرمائی۔ ان کا بھی میں مشکور ہوں۔ اور امید کہ آئندہ بھی سلسلہ ہمدردی جاری رکھیں گے۔ محمد علی خان

## درخواست دعا

منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی بعارضہ بخار عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دعا فرما دیں۔

عطاء اللہ کاتب احمدی۔

(۲) میں کچھ عرصہ سے کرنال میں آنکھوں کے علاج کے لئے آیا ہوا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس دیرینہ مرض کو دور فرما کر صحت عطا فرمائے

خاکسار محمد شفیع اسلم از کرنال۔

## نماز جنازہ

میرے والد جناب راجہ محمد حسن خان احمدی اور میری والدہ صاحبہ جو کہ پرانے احمدی تھے۔ فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احمدی برادران ہر دو کا جنازہ غائب پڑھیں۔

راجہ محمد زمان خان احمدی نوشہری۔ کشمیر۔

(۲) ۵ جون سنہ ۱۹۲۲ء کو بوقت ساڑھے بارہ بجے دن کے میرے بھتیجے قاضی محمد مسیح احمدی نے جو پیدائشی احمدی تھا۔ انتقال کیا۔ مرحوم مرض ٹائیفس میں عرصہ سے مبتلا تھا۔ افراد جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں

(ڈاکٹر) محمد ساجد اللہ لعمدی عثمانیہ میڈیکل ہال۔ پانی پت

(۳) خاکسار کی اہلیہ بہت عرصہ بیمار رہ کر ۳۰ مئی سنہ ۱۹۲۲ء کی شب کو انتقال کر گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے مرحومہ کا ایک بچہ ڈھائی سال کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے عمر دے اور اپنے فضل سے سلسلہ احمدیہ میں خادم اسلام بنائے

خاکسار سخاوت علی احمدی۔ شاہجہانپوری

(۴) مولوی محمد افضل صاحب چیلہ سیالی رئیس استانہ کا اکلوتا بیٹا محمد ممتاز نامی بعمر تیرہ چودہ سال چند روز بخار سے بیمار رہ کر داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کو جنت الفردوس عطا ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل مرحمت ہو۔

فیض محمد احمدی۔ علاقہ اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ

(۵) میری ہمشیرہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر اس دنیا ناپائیدار سے رخصت ہو گئی ہے۔ انا للہ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ عزیز احمد۔ راولپنڈی

(۶) میری لڑکی بعمر ۱۵ سالہ واقعہ ۱۶ جون سنہ ۲۲ء کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔

شیخ محمد یوسف احمدی ٹھیکیدار کمرشیٹ کیمپ انبالہ

(۷) بتاریخ ۲۳ جون کو میرے پیارے بچے مسمی افضل حسین نے اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست نماز جنازہ و دعا ہے۔

تجمل حسین۔ قصبہ نہٹور ضلع بجنور

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان - مورخہ ۳ر جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

# ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد کیا ہونی چاہیئے؟

ایک طرف تو بعض ایسی میونسپل کمیٹیوں میں جہاں ہندو ممبروں کی تعداد مسلمانوں کی نسبت زیادہ ہے۔ باوجود مسلمان ممبروں کی مخالفت کے ذبیحہ گائے کی ممانعت کا ریزولیوشن پاس کیا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ :-

"جس وقت زبردستی گائے کی قربانی بند کی جائے اسوقت تمام مسلمانوں پر یہ لازمی ہو جاتا ہے۔ کہ تمام دوسری قربانیوں کو ترک کر کے صرف گائے کو خدا کے راستہ میں ذبح کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کرینگے تو معبود برحق کے سامنے جوابدہ اور قابل مواخذہ ہونگے"

اس کشمکش کا کیا انجام ہوگا۔ یہ تو واقعات بتائینگے لیکن کیا اس میں کوئی شک ہے۔ کہ اس بارے میں جس قدر مشکلات اور رکاوٹیں مسلمانوں کو پیش آ رہی ہیں یا آئندہ پیش آئینگی۔ ان کا باعث خود مسلمان ہی ہیں۔ جنہوں نے ہندوؤں کی خاطر ذبیحہ گائے کے خلاف بغیر کسی سمجھوتہ کے آواز اٹھائی۔ اور اسپر اس قدر زور دیا۔ کہ گائے کے گوشت کا استعمال ناجائز قرار دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ جس نے ہندوؤں کو از سر نو اس کی بندش کے لئے کوشش کرنے کی جرأت دلائی۔ اگر مسلمان گاؤکشی چھوڑنے کے ساتھ ہی ہندوؤں سے بھی کوئی ایسی بات منظور کرا لیتے جس سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کی کچھ نگہداشت ہو سکتی۔ تو اب ہندو صاحبان اس فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی سے انسداد گاؤکشی کی تجاویز پاس نہ کرتے۔ اور اگر پاس کرتے۔ تو انہیں بھی اس تجویز کی پابندی کرنی پڑتی۔ جو مسلمانوں کے متعلق ان کے ساتھ طے ہوتی۔ اس سے نہ مسلمانوں کو یہ خیال پیدا ہوتا۔ کہ ہندو زبردستی گاؤکشی چھڑانا چاہتے ہیں۔ اور نہ وہ گائے کی قربانی پر اسقدر زور دینے کی ضرورت سمجھتے۔ کہ نہ کرنے والے کو خدا کے سامنے جوابدہ اور قابل مواخذہ قرار دیتے۔ کیونکہ وہ دیکھتے۔ کہ اگر ہندو ہم سے اپنے مذہبی اور رسمی احساسات کی بنا پر ذبیحہ گاؤ ترک کرانا چاہتے ہیں۔ تو ہماری خاطر وہ بھی تو فلاں بات کر رہے ہیں ؂

اس قسم کے سمجھوتہ کے بغیر ہندو مسلمانوں میں نہ حقیقی اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور نہ ایک دوسرے پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ دو قومیں اور ایسی دو قومیں جو صدیوں سے ایک دوسری سے مغایرت رکھتی ہوں۔ صلح و صفائی کرانا اور اتحاد و اتفاق قائم کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اور نہ یہ آسانی کے ساتھ حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے بڑے عزم و ارادہ اور بڑی ہمت و کوشش کی ضرورت ہے۔ اور ان طریقوں پر عمل کرنے کی حاجت۔ جو دو مختلف المذاہب قوموں کو ایک دوسری سے متحد کر سکیں۔ یہ ہندو مسلمان دونوں کی غلطی ہے۔ کہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے کی ہاں میں ہاں ملانے پر انہوں نے سمجھ لیا کہ اتفاق و اتحاد ہو گیا ہے۔ اور ہم شروع سے اس کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ حقیقی اتحاد نہیں ہے۔ بلکہ محض وقتی اور عارضی خاموشی ہے۔ جو ہرگز قابل اعتماد نہیں ہے۔ چنانچہ اب روز بروز ایسے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ جو اس حالت کی تصدیق کر رہے ہیں ؂

ہندو مسلمانوں میں حقیقی اتحاد اس وقت تک محال ہے۔ جب تک کہ اختلاف کے اصل وجوہات اور اسباب کو معلوم کر کے ان کی اصلاح نہ کی جائے۔ اور ان وجوہات کو دور نہ کیا جائے۔ جو بغضوں اور کینوں کی جڑھ ہیں۔ اگر ہندو اور مسلمان آپس میں حقیقی اتحاد و اتفاق قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم اس کے متعلق ان کو خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ انسان کی تجویز کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ جو دنیا میں امن کا شہزادہ بنکر آیا۔ اور جس نے انشقاق اور افتراق کی اصل وجہ معلوم کر کے اس کے دور کرنے کے لئے ہندو مسلمانوں کو پر زور الفاظ میں تحریک کی ؂

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "پیغام صلح" کے نام سے جو کتاب رقم فرمائی۔ اسمیں ہندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر بہت مفصل بحث کرتے ہوئے پہلے مسلمانوں کو مخاطب کر کے اور پھر ہندوؤں کو متوجہ کر کے تحریر فرمایا کہ :-

"تمام بغضوں اور کینوں کی جڑھ دراصل اختلاف مذہب ہے۔ یہی اختلاف مذہب قدیم سے جب انتہا تک پہنچتا رہا ہے۔ تو خون کی ندیاں بہاتا رہا ہے۔ اے مسلمانو جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں۔ اور تم بھی اسوجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا۔ کیونکر تم میں اور انمیں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے۔ مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہیئے۔ صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی۔ جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لوگے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرینگے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں یہی صلح کرانیوالا امر جو فی الحقیقت ایک اصول ہے اور یہی ایک ایسا پانی ہے۔ جو کدورتوں کو دھو دیگا اور اگر وہ دن آ گئے ہیں کہ یہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم ملیں تو [illegible] خدا ان کے دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھولدیگا جیسا کہ ہمارا دل کھولا ہے

یہ ہے وہ اصول طریق۔ جس کے مطابق عمل کرنے سے حقیقی اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور جب تک اس کو تسلیم نہ کیا جائیگا۔ اسوقت تک یہی حالت ہوگی۔ جو حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں ظاہری میل وجول ہو جائے تو ہو جائے۔ ورنہ دلی صفائی ہرگز نہیں ہوگی۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان ایام میں جبکہ اس سے زیادہ پہلے کبھی ہندو مسلم اتحاد کو اس قدر عروج حاصل نہیں ہوا تھا اس کا عشر عشیر بھی عروج حاصل نہیں ہوا تھا۔ یہی حالت نظر آرہی ہے۔ اور حقیقی صفائی اور اتحاد کا کہیں پتہ نہیں لگتا۔

حضرت مرزا صاحب نے اتحاد و اتفاق کا جو حل پیش فرمایا ہے۔ اس میں کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا گیا جو کسی فریق کے لئے ناقابل عمل ہو۔ مسلمانوں کو تو ان کا مذہب کہتا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس میں خدا کے نبی اور رسول نہیں آئے۔ اسلئے اس ارشاد کے ماتحت وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کرنے میں انہیں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ ادھر ہندو صاحبان اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرلیں۔ جن کی صداقت میں کسی عقلمند کو انکار کی گنجائش نہیں۔ تو ان کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اور اس طرح ہندو مسلم اتحاد ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہو سکتا ہے۔ کہ جس کے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان ہندوؤں کے رشیوں کو سچا تسلیم کرلیں۔ وہاں ہندو صاحبان کی خاطر یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ سچی ہمدردی سے پیش آئیں۔ اور ایسے کاموں سے اپنے تئیں باز رکھیں۔ جن سے ان کو دکھ پہنچے۔ اور ان کاموں میں سے گائے کو ذبح نہ کرنا سب سے پہلے رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔

"اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ایمان لاویں۔ تو یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔"

ہندو مسلم اتحاد کے خواہشمندوں اور حامیوں کو حضرت مسیح موعود کی مندرجہ بالا تجویز پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے اسے عمل میں لانا چاہیئے۔

---

## پنجاب یونیورسٹی پر ہندوؤں کا تسلط

ہمعصر روزانہ انگریزی اخبار "مسلم آؤٹ لک" لاہور نے پنجاب یونیورسٹی کے ممتحنین کے جو شمار و اعداد شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سرکاری یونیورسٹی نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی یونیورسٹی ہے۔ جنہیں باوجود آبادی کے لحاظ سے کم ہونے کے تمام دخل و عمل انہی کا ہے۔ اور ہر امتحان کے ممتحنوں میں کوئی خال ہی خال مسلمان نظر آتا ہے۔

چنانچہ ایف۔ اے کے انگریزی کے تین ممتحنوں میں دو یورپین اور ایک ہندو ہے۔ فلاسفی کے چار ممتحنوں میں تین ہندو اور چوتھا ہندوستانی عیسائی ہے۔ طبیعات کے تینوں ممتحن ہندو ہیں۔ علم کیمیا کے تین ہندو اور چوتھا انگریز ہے علم نباتات و حیوانات کے پانچ ممتحنوں میں چار ہندو اور ایک مسلمان ہے۔ عربی اور فارسی کے ممتحن مسلمان ہیں۔ جیسا کہ سنسکرت اور ہندی وغیرہ میں ہندو ہیں۔

بی اے اور بی ایس سی کے انگریزی کے تین ممتحنوں میں دو یورپین اور تیسرا ایک ہندوستانی عیسائی ہے۔ فلاسفی کے دونو ممتحن ہندو ہیں۔ تاریخ میں دو ہندو۔ ایک مسلمان اور ایک انگریز ہے طبیعات میں تین ہندو اور دو یورپین ہیں کیمسٹری میں دو یورپین اور ایک ہندو ہے۔ علم نباتات و حیوانات میں چھ کے چھ ہندو ممتحن ہیں۔ ایک انگریز اور دو ہندوؤں نے جیالوجی کے پرچوں کو دیکھا۔ حساب کے امتحان میں تین ہندو اور ایک مسلمان نظر آتا ہے۔ علم ہیئت میں دو ہندو اور ایک عیسائی ہے۔ گویا تینتیس ۳۳ ممتحنوں میں سے اکیس ہندو دس یورپین اور ہندوستانی عیسائی اور صرف دو مسلمان ممتحن ہیں۔ عربی اور فارسی میں تمام ممتحن مسلمان ہیں جس کے مقابلہ میں سنسکرت وغیرہ میں تمام ممتحن ہیں۔

ایم۔ ایس۔ سی کے امتحان میں طبیعات کے مضمون کیلئے پانچ ممتحن مقرر کئے گئے تھے۔ جنمیں سے تین یورپین اور دو ہندو ہیں کیمسٹری کے ۱۲ ممتحن تھے۔ جنمیں سات یورپین اور پانچ ہندو ہیں جیالوجی کے امتحان کیلئے تین ممتحنوں کا ایک بورڈ مقرر کیا گیا جس کے دو ممبر ہندو اور تیسرا یورپین تھا۔ ایم اے کے امتحان فلاسفی کے لئے سات ممتحن نامزد کئے گئے تھے۔ جنمیں چار ہندو دو یورپین اور صرف ایک مسلمان ہے۔ حساب کے امتحان حصہ (اے) کے آٹھ اور (بی) کے سات ممتحن تھے۔ جو سب کے سب ہندو ہیں۔ اقتصادیات کے بارہ ممتحنوں میں پانچ یورپین اور سات ہندو ہیں ایم اے کے امتحان تاریخ کے لئے دس ممتحن ہیں جن میں تین یورپین اور چار ہندو اور تین مسلمان ہیں

قانون کے دیر ایف۔ ای۔ ال کے پرچوں کو چھ ممتحنوں نے معائنہ کیا۔ جنمیں سے ایک انگریز۔ دو مسلمان اور چار ہندو ہیں۔ ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں چار ہندو اور صرف دو مسلمان ہیں۔

ان اعداد کو دیکھ کر ہندو صاحبان ہی انصاف فرمائیں کہ انہیں یہ شور مچانے کا کہاں تک حق حاصل ہے کہ وزیر تعلیم پنجاب نے ہندوؤں کا وجود محکمہ تعلیم سے مٹا دیا ہے۔ جو لوگ اس سال مسلمان طلباء کے غیر معمولی طور پر ناکام رہنے کا باعث اپنی تعلیم کے خلاف ہندوؤں کی منتظمہ کوشش کو سمجھ رہے ہیں۔ ان کی تسلی کے لئے کیا کہا جا سکتا ہے۔

---

## پنجاب میں مولویوں کے فرضی مظالم کی گونج

آریہ سماجیوں نے مالابار میں بیٹھکر مولویوں کے خلاف جو جو فتنہ انگیز حالات اخباروں میں شائع کرائے۔ انکو کافی نہ سمجھ کر اب پبلک لیکچروں کے ذریعہ ان فرضی اور فرضی بیانات کو دہرا کر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۲۵ر جون کو لاہور میں ایک آریہ اپدیشک نے

# حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۱ مئی سنہ ۱۹۲۲ء عصر)

**مردہ کے لئے قرآن خوانی غلطی ہے**

مردہ کے لئے قرآن پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ اسے قرآن کریم کا ثواب نہیں پہنچتا۔ مگر صدقہ و خیرات کا ثواب مردے کو پہنچتا ہے کیونکہ قرآن کا پڑھنا عبادت ہے۔ صدقہ بھی مردے کے اعمال میں نہیں لکھا جاتا۔ بلکہ کسی اور رنگ میں اسکو ثواب ملتا ہے سوال ہوا۔ کہ حج میں قائم مقام ہو سکتا ہے۔ تو قرآن کا ثواب کیوں نہ پہنچے۔ فرمایا کہ حج ہر ایک مسلمان پر ہر ایک حال میں فرض نہیں۔ اسلئے اگر کسی وجہ سے کسی شخص کو موقع نہ ملے۔ تو اس کی طرف سے حج قائم مقام ہو سکتا ہے۔ مگر نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اسلئے کوئی دوسرا کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

**تاثیرات نجوم**

قاضی سید امیر حسین صاحب نے حصار سے واپس تشریف لاکر ملاقات کی حضور نے ان سے ان کی اور ان کے بھتیجے کی خیریت دریافت کی جس کی علالت کی وجہ سے قاضی صاحب وہاں گئے تھے قاضی صاحب نے بتایا کہ مجھ کو بواسیر ہے۔ جس کا دورہ قمری حساب سے گھٹتا بڑھتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ حضرت صاحب نے جو ستاروں کی تاثیرات کے متعلق لکھا ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ بعض بیماریوں پر چاند کے بڑھنے گھٹنے کا اثر پڑتا ہے ٭

**یورپ کی تعلیم بمقابلہ تعلیم انبیاء**

فرمایا۔ یورپ والوں نے اپنے علوم اور مشاہدہ پر امتیاز دیا کہ مذہب کی ہر ایک بات پر ہنسی کی۔ لیکن خدا کے انبیاء کو دیکھو۔ آدم سے لیکر اسوقت تک تمام انبیاء کی تعلیم ایک ہی ہے۔ اس دلیل کو قرآن کریم نے مذہب کی تائید میں پیش کیا ہے۔ اس کے آگے کوئی علم نہیں چل سکتا۔ جس کو عقل کہا جاتا ہے۔ آج وہ ایک بات کہتی ہے۔ کل کچھ اور ٭

**تسلی بخش فیصلہ نبیوں کا ہوتا ہے**

فرمایا فیصلہ تو نبیوں کا ہوتا ہے۔ جس سے انسان کی پوری تسلی ہو جاتی ہے۔ پھر حضرت مولوی عبد الکریم مرحوم کا واقعہ سنایا۔ کہ ایک مسئلہ میں ان میں اور حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اوّل) کے درمیان بحث تھی۔ مولوی عبد الکریم صاحب اس صورت کے خلاف تھے۔ جو حضرت مولوی صاحب پیش کرتے تھے۔ حضرت صاحب تشریف لائے۔ اور مولوی صاحب نے آپ کے سامنے وہ مسئلہ پیش کیا۔ یا خود حضرت صاحب نے ہی اس کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ اور آپ نے اسی طرح بیان کیا۔ جس طرح حضرت مولوی صاحب کہتے تھے جسے سنکر مولوی عبد الکریم صاحب سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے۔ حضرت مولوی صاحب نے مولوی عبد الکریم کو اشارہ کیا۔ کہ یہ کیا۔ آپ تو اس کے خلاف خیال رکھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ مولوی صاحب آپ تو بات کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ اب دیکھئے کس طرح مسئلہ صاف ہوا ہے۔

قاضی سید امیر حسین صاحب نے بیان کیا کہ نماز کے قصر کے متعلق حضرت مولانا نورالدین سے میری ہمیشہ بحث رہا کرتی تھی مگر فیصلہ نہ ہوتا تھا۔ جب حضرت صاحب مقدمہ کے دوران میں گورداسپور تشریف لے گئے تو مجھے بھی بلوایا۔ ایک دن ظہر یا عصر کی نماز کا وقت تھا مجھے آگے بڑھا دیا کہ آپ پڑھائیں۔ میرے دل میں خوش ہوا کہ میں اب چار فرض پڑھونگا اور وہ مسئلہ فیصل ہو جائیگا۔ میں نیت باندھنے کے قریب تھا کہ حضرت صاحب نے آگے بڑھکر فرمایا کہ آپ دو ہی رکعت پڑھینگے؟ میں نے عرض کیا ہاں حضور دو ہی پڑھونگا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے یہ مسئلہ میرے لئے صاف ہو گیا۔

اسپر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ مجھے بھی ایک واقعہ یاد ہے۔ گورداسپور کے مقدمہ کے دوران میں ایک موقع پر غالباً جمع صلوٰۃ کے متعلق لوگوں نے مجھے کہا کہ حضرت صاحب سے پوچھوں۔ میں اندر گیا اور پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ایک نماز تو میں پڑھ چکا ہوں اور (نیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر فرمایا) دوسری یہ پڑھنے لگا ہوں۔

فرمایا کہ یہ نور نبوۃ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے انبیاء اپنے متبعین کو وسطی رستہ پر قائم کر دیتے ہیں۔ نہ وہ اتنی آسانی کی طرف لیجاتے ہیں۔ جس سے اباحت پھیلے نہ اتنی تنگی کی طرف کہ انسان برداشت نہ کر سکے۔ دیکھو حضرت صاحب نے جمع کر کے بھی نمازیں پڑھی ہیں۔ اس لئے لوگ پڑھتے تھے۔ مگر اب جمع کر کے نہیں پڑھتے۔ لیکن اگر کوئی مولوی اس طرح کرتا۔ تو وہ لوگ دونوں صورتوں میں سے ایک پر جم جاتے۔

(۲۲ مئی سنہ ۲۲ء عصر)

**امریکہ میں بھوت**

فرمایا۔ مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ امریکہ میں بھوتوں کا اعتقاد بہت عام ہو چلا ہے لکھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں کہ بھوت آتے ہیں۔ اور لوگوں کو مار کر چلے جاتے ہیں۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ مگر اب تک پکڑنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ لوگوں نے پادریوں سے درخواست کی ہے کہ بائیبل میں بھوت نکالنے کا جو ذکر ہے۔ اب وقت ہے کہ آپ لوگ اس کے مطابق عمل کر کے بچائیں۔ فرمایا اب یہ لوگ۔ اسی طرف آ رہے ہیں۔ جہاں سے چلے تھے۔ جس قدر انہوں نے عقل پر بھروسہ کیا۔ اور خداوند تعالےٰ کی کتابوں پر ہنسی کی اسی قدر اب یہ گر رہے ہیں۔ فرمایا۔ یہ بھی ایک مناسبت ہے۔ جیسا کہ مسیح اول کو بھوتوں کے نکالنے سے تعلق تھا۔ اسی طرح اب یورپ اور امریکہ میں جو یہ وہم پیدا ہوا ہے اس وہمی حالت اور مذہبی خرابی کو دور کرنے کے لئے مسیح موعودؑ کی ضرورت ہے ٭

(۲۳ مئی سنہ ۲۲ء عصر)

**ایک مشہور شہر کے متعلق رویا**

فرمایا۔ عرصہ ہوا میں نے ایک رویا دیکھی تھی۔ دیکھا کہ میں جرنیلوں کی چال چل رہا ہوں۔ اور میرے پیچھے فوج چلی آ رہی ہے۔ ساتھ ہی توپ خانہ بھی ہے۔ ایک شہر کا محاصرہ کیا ہے اور میں کسی کمزور مقام کی تلاش میں ہوں۔ آخر میں نے ایک جگہ کمزور پائی۔ اور فوج کو اور توپ خانہ کو حملہ کا اشارہ کیا۔ جونہی کہ میں نے اشارہ کیا گولہ باری شروع ہو گئی۔ فصیل بہت چوڑی ہے۔

پہنچی ہیں۔ اور اس کے اندر مکانات عالیشان اور سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں۔ میرے ساتھ مفتی محمد صادق صاحب اور مرحوم عبد الحی بھی ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ یہ جگہ تو اس قابل ہے۔ کہ اس میں بیٹھ کر دعا کی جائے۔ چنانچہ وہ ایک محل میں دعا کرنے لگے۔ میں ان کو بھی دیکھتا ہوں اور فوج کو بھی گولہ باری کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ ہماری جماعت کے آدمی مال غنیمت نکال نکال کر لا رہے ہیں۔ ایک بڑا سا بستر عبد الحی مرحوم نے بھی اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے اس کے سر سے اتار لیا اور کہا کہ اور لوگ اٹھا لائینگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ احمدیت کسی سختی کے بعد مانی جائیگی۔

**نبیوں کی ڈائریاں**

تحفہ ویز کے متعلق فرمایا کہ میں نے آج اس کا ایک حصہ دیکھا۔ بالکل انجیل معلوم ہوتی ہے۔ فرمایا کہ بائبل کی کتابیں بھی نبیوں کی ڈائریاں ہیں پہلے لوگوں میں یہ ملکہ نہ تھا۔ کہ وہ الہام اور نبی کی بات میں اسطرح فرق کر سکیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ کہ وحی الٰہی علیحدہ ہے۔ اور احادیث بالکل علیحدہ۔

(۲۴ رمئی ۱۹۲۲ء عصر)

۲۷ رمضان المبارک کو اس ذکر پر کہ آج مطلع ابر آلود ہے۔ اور غبار اڑ رہا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ اس حالت میں لیلۃ القدر کی روشنی نظر نہیں آئیگی اس پر فرمایا روشنی کوئی نہیں ہوتی۔ وہ اولیاء کے کشوف تھے۔ جن میں انہوں نے روشنی وغیرہ کے نظارے دیکھے۔ اور عوام نے سمجھا کہ یہ روشنی عام طور پر نظر آتی ہے۔

۲۹ رمئی ۱۹۲۲ء عصر

**مسلمانوں میں رائے عامہ کی قدر نہیں**

فرمایا۔ یورپ میں رائے عامہ کا اثر ہوتا ہے۔ اور اس سے لوگ ڈرتے ہیں۔ مگر مسلمانوں میں پرواہ نہیں۔ جب ان کو امارت ملتی ہے۔ تو دین سے غافل ہو کر دین پر دنیا کو مقدم کر لیتے ہیں۔ سکھوں میں یہ بات ہے۔ کہ ان میں گریجوایٹ، ڈاکٹر، بیرسٹر، نام والے کی قدر کرتے ہیں۔ اگر ننگے پیروں گرنتھ کے صندوق اٹھانا پڑے تو پھرتے ہیں۔ قرآن کریم کے ساتھ ننگے سر پیر چلنا تو بدعت ہے۔ لیکن اگر امیر مسلمانوں کو کہا جائے کہ مسجد میں آکر پانچ وقت نماز پڑھیں تو وہ اسکو ہتک سمجھیں گے۔

**تبلیغ کیلئے درویشی اختیار کرو**

تبلیغی ضروریات اور مبلغوں کے متعلق فرمایا کہ میرا خیال تو یہ ہے کہ ہمارے دوست تبلیغ کے لئے اس طرح نکلیں جس طرح فقیر ہوتے ہیں۔ ان کا کھانا مانگنا سوال نہیں ہوگا۔ ایک مبلغ جہاں جائے تین دن تک اس کا حق ہے۔ کہ وہاں کے لوگوں کی روٹی لے اور تین دن کے بعد وہاں سے کسی اور جگہ چلا جائے۔ پھر خواہ پندرہ سولہ روز ہی کے بعد واپس آجائے۔ نہ اس کے پاس بڑا سامان ہو۔ نہ بہت زیادہ کتب خانہ۔ صرف قرآن کریم ہو۔ اور ایک آدھ کپڑا۔ ہاں اس کے پاس اس کے نام کا مطبوعہ کارڈ ہو جسے اس شخص کے پیش کرے۔ جسکو تبلیغ کرنے جائے۔ اسی طرح سب سے پہلی بات جو مخاطب پر اثر کریگی وہ یہ ہوگی کہ یہ شخص۔ ایم۔ اے۔ یا بی۔ اے۔ یا ڈاکٹر یا مولوی فاضل ہے۔ علوم مشرقیہ یا مغربیہ کا فاضل ہے۔ اس کے دل میں کیا آگ ہے۔ جو اسکو بے چین کئے ہوئے ہے۔ اور یہ ایسی مشقت اٹھا رہا ہے اسکو ہو کیا گیا۔ کہ اس حال میں ہے پھر جو باتیں وہ کہیگا۔ ان کا اثر ہوگا۔ حضرت صاحب نے مبلغین کے لئے جو شرائط تجویز فرمائے تھے۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ مبلغ کو اقرار کرنا ہوگا۔ کہ میں کوئی اجرت یا معاوضہ نہ لونگا۔ جہاں کچھ میسر نہ ہوگا۔ وہاں درخت کے پتے کھاؤں گا۔ اور آسمان کے نیچے سو رہونگا۔ یہ شرائط میر حامد شاہ صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایما سے لکھے تھے۔ اور میں نے ہی حضرت صاحب کو سنائے تھے جنہیں آپ نے بہت پسند فرمایا تھا۔ چوہدری فتح محمد صاحب (مبلغ انگلستان) سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے بھی تو اس وقت زندگی وقف کی تھی۔ میں نے تو ارادہ کیا ہے۔ کہ جن نوجوانوں نے زندگی وقف کی ہے۔ اور اب ان میں سے بعض تعلیم سے فارغ ہونے والے ہیں۔ ان کے سامنے یہی صورت پیش کروں اور کہوں کہ یہ بوجھ ہے جو تمہیں اٹھانا ہے۔ اس صورت کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ جس سے ہم تمام دنیا میں کام کر سکیں۔

یہ ایسی حالت ہوگی کہ ان کو اپنی عزت کا خیال ہی نہیں آئیگا۔ وہ تکلیف برداشت کرنے کے عادی ہوں گے۔ اگر بھوکا رہنا پڑیگا تو رہینگے۔ کیونکہ روزے کی عادت ہوگی۔ اور ان کی یہ حالت ہوگی جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔ "مل گئی تو روزی ورنہ روزہ" دین کے لئے بڑی قربانی اور بڑے ہی جوش کی ضرورت ہے۔

**حضرت مسیح موعودؑ کے والد ماجد کا واقعہ**

حضرت مسیح موعودؑ کے والد صاحب کا واقعہ ایک سبق ہے۔ دین کے خادموں کے لئے۔ گو آپ نے دنیا کے لئے کیا جو کچھ کیا۔ مگر تاہم وہ ایک سبق حاصل کرنے کے لئے اہم واقعہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے دادا صاحب کے وقت میں جب ہمارے خاندان کی حکومت ٹوٹی۔ تو تمام کنبہ کپور تھلے میں پناہ گزین ہوا۔ حضرت صاحب کے دادا کمزور طبیعت کے انسان تھے۔ ایک دفعہ ایک سکھ سردار آیا اور اس نے کہا۔ واہ گورو جی کا خالصہ واہ گورو جی کی فتح۔ اس پر انہوں نے بھی یہی الفاظ دہرا دیئے ان کے والد صاحب نے یہ سن لیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اس بیٹے کے وقت میں ہماری حکومت جائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ کے خاندان کو قادیان چھوڑنی پڑی۔ کپور تھلے میں ہی حضرت صاحب کے دادا کا انتقال ہوا۔ اس وقت حضرت اقدس کے والد کی عمر سولہ سال کی تھی۔ آپ نے کہا کہ میں اپنے والد کی لاش کو قادیان ہی میں دفن کرونگا۔ لوگوں نے کہا وہاں سکھ قابض ہیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور لاش لیکر چل پڑے۔ یہاں سکھ مانع ہوئے۔ مگر رعایا کو ان سے ہمدردی ہو گئی۔ اور لاش دفن ہو گئی۔ بے سرو سامانی کی یہ حالت تھی کہ کسی سے پانچ سیر دانے قرض لے کر گھر میں دیئے۔ مگر گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ کہ عزت پاکر وطن میں واپس آؤنگا دلی میں گئے۔ اور ایک مسجد میں مقیم ہوئے۔ شاہ مدینہ بھی

خدا تعالیٰ کو آزمائش منظور تھی۔ کئی دن تک کھانے کو کچھ نہ ملا۔ تو کئی دن کے بعد ایک شخص ایک سوکھی روٹی لایا۔ اور آپ کچھ دن آپ کے ساتھ ایک نائی یا میراثی تھا جو باوجود آپ کی غریبانہ حالت کے وفاداری سے آپ سے وابستہ رہا۔ آپ اس روٹی کو دیر تک دیکھتے رہے۔ اس نے اس اثر کو جو اس خشک روٹی سے آپ کے دل پر پڑ رہا تھا۔ دور کرنے کے لئے مذاقیہ رنگ میں کہا۔ مرزا جی میرا حصہ۔ آپ نے غصہ میں وہ روٹی اس کے منہ پر دے ماری۔ جس سے اس کے چہرے پر زخم آ گیا اور خون بہنے لگا غرض وہاں سے تعلیم پائی۔ اور پھر وطن میں واپس آ گئے ؛

**دینی اور دنیاوی تعلیم میں فرق**

مگر آجکل دینی طلباء کی یہ حالت ہے کہ اگر ان کو کسی کے سپرد کیا جائے تو کہتے ہیں۔ ہماری تعلیم کا پورا انتظام نہیں ہوا۔ حالانکہ دین کی تعلیم ایسی ہے۔ کہ اگر استاد ایک بات بھی بتا دیتا ہے تو مفید ہے۔ خواہ کتنا ہی وقت صرف ہو۔ لیکن دنیاوی علوم کے بارے میں یہ بات نہیں۔ ان میں اس طرح وقت ضائع کرنا ہوتا ہے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے جس طرح پڑھا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا۔ آدھ آدھ پارہ بخاری کا آپ پڑھتے تھے۔ اور کہیں کہیں خود بخود ہی کچھ بتا دیتے تھے۔ اور بعض وقت سبق کے انتظار میں سارا سارا دن گذارنا پڑتا تھا۔ اور کھانا بھی بے وقت کھایا جاتا تھا اسی وقت سے میرا معدہ خراب ہوا ہے۔ ایک دفعہ میرے سر میں درد تھا۔ اور میں پڑھ کر آیا تھا۔ والدہ نے پوچھا۔ کیا پڑھتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو پڑھتا نہیں مولوی صاحب ہی پڑھتے ہیں۔ آپ نے جا کر مولوی صاحب سے کہا۔ آپ کیا پڑھاتے ہیں۔ محمود یوں کہتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا۔ میاں تم نہیں کہتے۔ بیوی صاحبہ کو کہنے کی کیا ضرورت تھی ؛

**مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری**

پھر دینی پہلا سلسلہ کلام جاری کر کے کہ مبلغین کو پیادہ چلنا اور بغیر معاوضہ کام کرنا اور اپنا گذارہ آپ کرنا چاہیئے فرمایا مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری گریجوایٹ نہ تھے۔ مگر انگریزی کی ان میں اتنی قابلیت تھی کہ ہزاروں آدمی جمع ہو جاتے تھے اور انکی تقریر سنتے تھے۔ وہ اسی طرح بغیر کسی معاوضہ کے دین کی خدمت کے لئے پھرتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کیلئے بطور شاہد کے تھے ؛

# نامۂ مصر

**حمد اور شکر**

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضلوں کے ساتھ مجھ کو پورٹ سعید کی بندرگاہ پر پہنچا دیا۔ جہاں سے میں قاہرہ پہنچا پہنچتے ہی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے سامان کر دیئے۔ کہ مجھے بہت سی تکلیفوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

**ایک احمدی**

یہاں پر مجھے ایک احمدی ملے۔ جن کا نام شیخ فضل کریم صاحب ہے۔ وہ ہندوستانی ہیں۔ اور عربی کی بہت سی ڈگریاں رکھتے ہیں۔ اب انکو جامعہ ازہر کی ایک بڑی ڈگری جس کو شہادت عالمیہ کہتے ہیں ملنے والی ہے۔ وہ پہلے ایک مدت تک غیر مبایع رہے۔ مگر الحمد للہ کہ مصر میں آ کر وہ مبایع ہو گئے۔ اور میرے آنے سے پیشتر مبایع ہو چکے تھے۔ انھوں نے بہت سے لوگوں سے میرا تعارف کرایا۔ اور بہت سے علماء کو میرے پاس لائے ؛

**تبلیغی کوششیں**

یہاں ہندوستانی طلباء کی ایک جماعت رہتی ہے۔ وہ اکثر میرے پاس آتے ہیں۔ اور میں ان کو کھول کھول کر تبلیغ کرتا ہوں یہاں تین شخص ایسے ملے ہیں۔ کہ ان کے خاندان میں احمدیت ہے۔ مگر وہ ابھی تک محروم ہیں۔ میں نے ان تمام لوگوں کو جو میرے پاس آتے ہیں کھول کھول کر تبلیغ کی اور کرتا ہوں۔

ایک صاحب یہاں ڈاکٹر نبی بخش ہیں۔ وہ بھی پنجابی ہیں مگر تیس سال سے یہاں مقیم ہیں۔ اور اس عرصہ میں اپنے ملک نہیں گئے۔ یہیں شادی کی۔ اولاد ہوئی۔ اب اولاد کی شادیاں کرنے والے ہیں۔ وہ میرے پاس آئے۔ اور انھوں نے کہا کہ تیس برس سے کسی ہندوستانی سے میں نے یہاں تعلقات نہیں رکھے۔ اب آپ کا ذکر سنکر آیا ہوں۔ اور ہماری دعوت کی۔ اس موقع پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔

بحث کے بعد انھوں نے کہا کہ جو کچھ میں نے آپ کے مذہب کے متعلق باتیں سنی تھیں۔ وہ تو بالکل غلط نکلیں۔ غرض اسی طرح سے زبانی گفتگو سے کام چل رہا ہے۔ ہندوستانیوں میں بھی اور مصریوں میں بھی ؛

**لٹریچر**

مصر میں یورپ کی تمام قومیں اور ایشیا کی تمام قومیں موجود ہیں۔ جیسے طرح پر سویز کی وجہ سے جہازوں کے گذرنے کا مرکز اور اہم مقام ہے۔ اس طرح تمام اقوام کے مجموعے کی وجہ سے نہایت ہی اہم مقام ہے۔

یہاں پر ہر قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ یعنی عربی۔ اردو۔ انگریزی۔ فارسی۔ ترکی۔ فرنچ۔ یونانی وغیرہ۔ میں کچھ لٹریچر لایا تھا۔ جس کو میں نے تقسیم کر دیا ہے۔ لوگ یہاں پر لٹریچر مانگتے ہیں۔ اسلئے احباب کو چاہیئے کہ وہ ہر قسم کے لٹریچر کے ساتھ میری مدد کریں۔ اس ثواب میں ہر ایک شخص شامل ہو سکتا ہے اگر زیادہ نہیں تو ایک ہی کتاب خرید کر مجھے بھیجدے کیا تعجب کہ اسی کتاب سے پڑھنے والے پر حق کھل جائے۔ اور احمدی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے۔ وہ مہربانی کر کے میرے نام سلسلہ کا لٹریچر مفت تقسیم کرنے کے لئے ارسال فرمائیں ؛

**اطلاعات**

مصر میں وقتاً فوقتاً احباب آتے رہے اور انھوں نے اپنے رنگ میں تبلیغی کوششیں کی ہیں۔ اگر کسی صاحب کی کسی مصری احمدی سے واقفیت ہو۔ تو مجھ کو اطلاع دیں۔ نیز مولوی عبد الکریم صاحب جہاں کہیں ہوں۔ وہ مجھ کو ان احمدی صاحبان سے مطلع کریں۔ جو ان کے ذریعہ پورٹ سعید، سویز، اسکندریہ۔ قاہرہ میں ہوئے تھے۔

نیز ان کی لائبریری اگر یہاں سویز میں ہو۔ تو مجھ کو اس کی اطلاع دیں۔ اور جس کے پاس ہو اس کے نام چٹھی لکھ دیں۔ کہ وہ مجھے لائبریری دیدیں۔ تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تبلیغی فائدہ اٹھا سکوں۔ والسلام

شیخ محمود احمد احمدی قاہرہ (مصر)
شارع خیریت۔ مکان نمبر ۱۹

# فہرست نومبائعین

(یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۲ء سے شروع ہوتا ہے)

## ماہ مارچ ۱۹۲۲ء

۲۵۸ - عمر بی بی ضلع شاہ پور
۲۵۹ - بھاگن بی بی " "
۲۶۰ - بڈھاں بی بی " "
۲۶۱ - سردار بی بی " "
۲۶۲ - حیات بی بی " "
۲۶۳ - اہلیہ صاحبہ کرم داد " گجرات
۲۶۴ - چودہری محمد دین صاحب " سیالکوٹ
۲۶۵ - غلام حسین صاحب " امرتسر
۲۶۶ - محمد جمال صاحب " گوجرانوالہ
۲۶۷ - حسن بی بی " سیالکوٹ
۲۶۸ - دولت بی بی " "
۲۶۹ - مولوی سید علی صاحب بنگال
۲۷۰ - حسین بخش صاحب " منٹگمری
۲۷۱ - الٰہی بخش صاحب " گوجرانوالہ
۲۷۲ - کمال الدین صاحب " جھنگ
۲۷۳ - کرم بی بی " گوجرانوالہ
۲۷۴ - عبد اللہ صاحب " "
۲۷۵ - نظام الدین صاحب " "
۲۷۶ - نور الدین صاحب " "
۲۷۷ - چودہری امام بخش صاحب " لاہور
۲۷۸ - اللہ بندہ صاحب " "
۲۷۹ - فقیر اللہ صاحب قریشی شملہ
۲۸۰ - مہر الدین صاحب " لاہور
۲۸۱ - غلام رسول صاحب " شاہ پور
۲۸۲ - رمضان بی بی " منٹگمری
۲۸۳ - مسماۃ راجو " گورداسپور
۲۸۴ - شیخ عبد اللہ صاحب اڑیسہ

۲۸۵ - شمس الدین صاحب ضلع جہلم
۲۸۶ - غنی صاحب " انبالہ
۲۸۷ - جیواں بی بی " گوجرانوالہ
۲۸۸ - رسول بی بی " "
۲۸۹ - مسلم جان صاحب " مظفر گڑھ
۲۹۰ - غلام حیدر صاحب کوئٹہ
۲۹۱ - غلام علی صاحب " گورداسپور
۲۹۲ - محمد نواب خان صاحب " منٹگمری
۲۹۳ - برکت علی صاحب " فیروزپور
۲۹۴ - قاسم علی صاحب " شاہ پور
۲۹۵ - عبد المجید خان صاحب پیدری
۲۹۶ - سلطان محمود صاحب " ملتان
۲۹۷ - سید حسن صاحب " لدھیانہ
۲۹۸ - علی محمد صاحب " گورداسپور
۲۹۹ - تاج محمد صاحب " "
۳۰۰ - محمد گل صاحب قادیان
۳۰۱ - نصر خان صاحب " "
۳۰۲ - مسماۃ شیر بانو " "
۳۰۳ - یعقوب خان صاحب کیمبل پور
۳۰۴ - قمر الدین خان صاحب "
۳۰۵ - جمعہ خان صاحب "
۳۰۶ - نسیم خان صاحب "
۳۰۷ - رضا جان خان صاحب "
۳۰۸ - منظر خان صاحب "
۳۰۹ - عبد اللہ خان صاحب "
۳۱۰ - چاند خان صاحب "
۳۱۱ - رحیم خان صاحب "

۳۱۲ - شیخ قمر علی صاحب کیمبل پور
۳۱۳ - شیر محمد صاحب "
۳۱۴ - عظمت خان صاحب "
۳۱۵ - درجت خان صاحب "
۳۱۶ - قربان خان صاحب "
۳۱۷ - جعفر خان صاحب "
۳۱۸ - صفدر خان صاحب "
۳۱۹ - جبار خان صاحب "
۳۲۰ - زرغان خان صاحب "
۳۲۱ - شیر محمد صاحب "
۳۲۲ - شیخ عبد اللہ صاحب "
۳۲۳ - محمد حسن صاحب "
۳۲۴ - عنایت خان صاحب "
۳۲۵ - نور محمد صاحب "
۳۲۶ - یار محمد صاحب "
۳۲۷ - شیخ پکھو صاحب "
۳۲۸ - محمد مظفر صاحب "
۳۲۹ - شیخ غفور صاحب "
۳۳۰ - شیخ مسعود صاحب "
۳۳۱ - جعفر محمد صاحب "
۳۳۲ - فیض محمد صاحب "
۳۳۳ - حافظ محمد صاحب "
۳۳۴ - نیاز محمد صاحب "
۳۳۵ - فیض محمد صاحب "
۳۳۶ - شیخ حنیف صاحب "
۳۳۷ - جمال محمد صاحب "
۳۳۸ - جمعہ محمد صاحب "
۳۳۹ - راج محمد صاحب "
۳۴۰ - غلام محمد صاحب "
۳۴۱ - شیخ منیر الدین صاحب "
۳۴۲ - نیاز الدین صاحب "
۳۴۳ - خیر الدین صاحب "
۳۴۴ - شیخ عزیز صاحب "
۳۴۵ - شیخ غفور صاحب "

۳۴۶ - شیخ حمید صاحب کیمبل پور
۳۴۷ - شیخ حسن صاحب "
۳۴۸ - شیخ جمعہ صاحب "
۳۴۹ - شیخ یعقوب صاحب "
۳۵۰ - شیخ عمر صاحب "
۳۵۱ - شیخ جبار صاحب "
۳۵۲ - شیخ عثمان صاحب "
۳۵۳ - شیخ محمد صاحب "
۳۵۴ - شیخ کرم علی صاحب "
۳۵۵ - شیخ قاسم علی صاحب "
۳۵۶ - شیخ مکرم صاحب "
۳۵۷ - شیخ عبد الغنی صاحب "
۳۵۸ - حاجی محمد صاحب "
۳۵۹ - شیخ حضوری صاحب "
۳۶۰ - شیخ شیر علی صاحب "
۳۶۱ - شیخ عثمان صاحب "
۳۶۲ - شیخ ابرائی صاحب "
۳۶۳ - شیخ پھگو صاحب "
۳۶۴ - شیخ کابلی صاحب "
۳۶۵ - شیخ حمید صاحب "
۳۶۶ - ہدایت خان صاحب "
۳۶۷ - رمضان خان صاحب "
۳۶۸ - عبد الرحیم صاحب "
۳۶۹ - عرفان خان صاحب "
۳۷۰ - شیخ دارث صاحب "
۳۷۱ - گلاب شاہ صاحب "
۳۷۲ - صنیف شاہ صاحب "
۳۷۳ - لطیف شاہ صاحب "
۳۷۴ - شیخ داؤد صاحب "
۳۷۵ - سالکر خان صاحب "
۳۷۶ - عثمان خان صاحب "
۳۷۷ - محرم خان صاحب "
۳۷۸ - علی خان صاحب "
۳۷۹ - گلزار خان صاحب "

۳۸۰ - اہلیہ سردار خان صاحب کیمبل پور
۳۸۱ - دختر سردار خان صاحب "
۳۸۲ - اہلیہ عبد الصمد خان صاحب "
۳۸۳ - دختر " " "
۳۸۴ - اہلیہ ارشاد خان صاحب "
۳۸۵ - اہلیہ نصیب خان صاحب "
۳۸۶ - اہلیہ آغا خان صاحب "
۳۸۷ - زوجہ اول فقیر خان صاحب "
۳۸۸ - زوجہ دوم " " "
۳۸۹ - دختر " " "
۳۹۰ - دختر " " "
۳۹۱ - اہلیہ شیخ گلاب صاحب "
۳۹۲ - والدہ شیخ گلاب صاحب "
۳۹۳ - ہمشیرہ " " "
۳۹۴ - اہلیہ کریم خان صاحب "
۳۹۵ - دختر " " "
۳۹۶ - دختر " " "
۳۹۷ - اہلیہ فقیر خان صاحب "
۳۹۸ - دختر " " "
۳۹۹ - والدہ " " "
۴۰۰ - پوتی " " "
۴۰۱ - اہلیہ یعقوب خان صاحب "
۴۰۲ - اہلیہ شیخ سلیمان صاحب "
۴۰۳ - دختر " " " "
۴۰۴ - دختر " " "
۴۰۵ - اہلیہ شیخ مسعود صاحب "
۴۰۶ - والدہ " " "
۴۰۷ - اہلیہ شیخ داؤد صاحب "
۴۰۸ - والدہ " " "
۴۰۹ - دختر " " "
۴۱۰ - اہلیہ شیخ علی "
۴۱۱ - دختر " " "
۴۱۲ - والدہ " " "
۴۱۳ - اہلیہ شیخ ناصر صاحب "

۴۱۴ - اہلیہ شیخ فیض اللہ صاحب کیمبل پور
۴۱۵ - اہلیہ شیخ مسعود صاحب "
۴۱۶ - دختر " " "
۴۱۷ - دختر " " "
۴۱۸ - دختر " " "
۴۱۹ - اہلیہ شیخ محی الدین صاحب "
۴۲۰ - دختر " " "
۴۲۱ - اہلیہ شیخ جعفر صاحب "
۴۲۲ - والدہ " " "
۴۲۳ - دختر " " "
۴۲۴ - اہلیہ شیخ فیض اللہ صاحب "
۴۲۵ - اہلیہ شیخ جمال صاحب "
۴۲۶ - زوجہ " " "
۴۲۷ - زوجہ شیخ فیض صاحب "
۴۲۸ - زوجہ شیخ اکبر صاحب "
۴۲۹ - زوجہ شیخ فاضل صاحب "
۴۳۰ - جدہ " " "
۴۳۱ - دختر " " "
۴۳۲ - والدہ " " "
۴۳۳ - زوجہ نیاز الدین صاحب "
۴۳۴ - والدہ " " "
۴۳۵ - دختر " " "
۴۳۶ - زوجہ شیخ منیر الدین صاحب "
۴۳۷ - زوجہ " " "
۴۳۸ - ہمشیرہ " " "
۴۳۹ - زوجہ شیخ غفور صاحب "
۴۴۰ - والدہ " " "
۴۴۱ - دختر " " "
۴۴۲ - دختر " " "
۴۴۳ - زوجہ شیخ ہاڑو صاحب "
۴۴۴ - دختر " " "
۴۴۵ - دختر " " "
۴۴۶ - زوجہ شیخ عبد اللہ صاحب "

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## کپڑا بننے کے سرکاری سکولوں میں داخلہ

اس انسٹیٹیوٹ میں پہلے سال کے لئے اعلیٰ جماعت اور صنعتی جماعت کا نیا داخلہ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اور ایسا ہی دوسرے ڈسٹرکٹ سکولوں (۱) کرنال (۲) ملتان (۳) جلال پور جٹاں (۴) شام چوراسی میں۔

ہر جماعت کے لئے دس سے ۱۵ روپیہ تک کے وظائف دیئے جائینگے۔ بافندوں کے لڑکے یا بافندے صرف صنعتی جماعت کے وظائف لے سکینگے۔

داخلہ کی اجازت کے لئے درخواستیں ٹیکسٹائل ماسٹر کے پاس ۱۵ جولائی ۱۹۲۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیں

پراسپکٹس حسب ذیل پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویوینگ انسٹیٹیوٹ ہال بازار امرتسر

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت
### ایک پرانے مخالف کی
### زبردست شہادت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں حضرت اقدس کی کتاب براہین احمدیہ پر مفصل اور مبسوط ریویو کرتے ہوئے حضرت صاحب کے الہامات اور پیشگوئیوں کی تصدیق کی ہے۔ اس کو الگ صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ ریویو غیر احمدیوں کے لئے کاری حربہ ہے۔ احباب اس کی ایک ایک کاپی ضرور منگا کر مطالعہ کریں۔ اور غیر احمدیوں کو دکھا کر ملزم کریں۔ قریباً ۱۵۰ صفحہ کا ریویو ہے۔ قیمت ۸ر

## تمام زبانوں کی ماں
### عربی زبان ہے

اسپر حضرت اقدس کی مشہور و معروف کتاب منن الرحمٰن جس کی چوتھائی صدی سے احباب کو انتظار تھی۔ الحمدللہ کہ اب وہ شائع ہوگئی ہے قیمت ۱۲ر

فریاد درد المعروف البلاغ عیسائیوں کی تردید میں حضرت اقدس نے لکھی۔ اور ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب شائع ہوگئی ہے۔ قیمت ۴ر

تجلیات الٰہیہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیمت ۱ر

سلسلہ احمدیہ کی کل کتب کے ملنے کا مختصر پتہ

**کتاب گھر قادیان**

## تجرید بخاری

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے۔

الحمدللہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی طرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی در یکتا یعنی عربی تجرید البخاری (المطبوعہ مصر) کا سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھ کر ظاہر بینوں کو حیرت ہوجاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ حجم سوا پانچ سو صفحہ۔ قیمت ۵ر محصولڈاک ۸ر

## دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت ۱ر محصولڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹڑہ دلی شاہ لاہور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

## بعدالت دیوانی جناب شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

پرمانند ولد گھنا شاہ قوم کھاٹرا ساکن موضع سنکھتر تحصیل ظفروال مدعی۔

بنام

ماہی۔ شادی۔ پسران عیدا۔ گوہر۔ نتھو۔ کتھو۔ پھگا۔ جیون سندر۔ بالغان پسران مہتاب قوم عیسائی ساکنان بوڈہا پنڈ تحصیل ظفروال مدعا علیہم۔

دعویٰ تین سو بیس ۳۲۰ روپیہ بر دستے تمسک

بنام ماہی۔ شادی پسران عیدا۔ گوہر۔ نتھو۔ کتھو۔ پھگا جیون۔ سندر بالغان پسران مہتاب قوم عیسائی ساکنان بوڈہا پنڈ تحصیل ظفروال۔

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۲ اگست ۲۲ء کو حاضر آ کر پیروی مقدمہ کرو اگر حاضر نہ آؤ گے تو تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر عدالت — (مہر عدالت)

---

## میں اپنا مکان فروخت کرتا ہوں

مجبوری کی وجہ سے اپنا مکان فروخت کرتا ہوں۔ جو بورڈنگ ہائی سکول بالمقابل شرقی رخ دارالفضل میں برلب سڑک کلاں ۵۰۰ مربع گز زمین ہے۔ چار کوٹھڑیاں دو کمرے بڑے بڑے ہیں۔ جو ۲۸ فٹ طول اور ۱۳ فٹ عرض کے ہیں۔ باورچیخانہ۔ غسل خانہ سب ضروریات موجود ہیں۔ باہر سے پختہ ہے اندر سے کچھ خام قیمت کا تصفیہ بالمشافہ طے کر لیں۔ یا اپنے کسی دوست قادیان میں رہنے والے کی معرفت۔ خط و کتابت سے معاف رکھیں

**سید عزیز الرحمٰن عزیز ہوٹل قادیان پنجاب**

---

## بیع سلم خشت پختہ

جو احباب قادیان میں تعمیر مکانات کا عزم رکھتے ہیں ان کیلئے نادر موقعہ ہے۔ کہ ماہ جولائی ۲۲ء کے اندر اندر بقدر ضرورت معہ روپیہ فی ہزار کی شرح سے روپیہ پیشگی دفتر محاسب میں جمع کرا دیں تو ماہ نومبر ۲۲ء میں خشت درجہ اول (۹×۴½×۳) بشمولیت بہ نسبت فی صدی دس خشت ناقص وصیغہ بھیج جاویگی اور جو صاحب اگست کے اندر اندر روپیہ بھیجینگے ان کو ماہ دسمبر ۲۲ء کے اندر اندر خشت دیجاویگی۔ المشتہر

**عبدالرحمٰن ٹھیکیدار بھٹہ۔ قادیان**

---

## انتظام

ہمارے پاس چند گگے زئی۔ کشمیری۔ پٹھان اور مغل قوم کے لڑکیوں کے رشتوں کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ جو احباب مندرجہ بالا اقوام کے معزز اور تعلیم یافتہ تاجر یا ملازمت پیشہ احباب کے درخواستیں بمعہ اپنی تفصیلی حالات کے دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

**(ناظر امور عامہ قادیان)**

---

## قادیان میں مکان بنانے کیلئے ایک نہایت عمدہ موقعہ

ایک زمین ۳۴ فٹ لمبی ۲۰ فٹ چوڑی متصل مکانات بابو فیروز الدین صوفی تصور حسین۔ حکیم محمد عمر صاحبان مسجد مبارک سے شرقی رخ پر ۲۰۰ فٹ کے فاصلہ پر قابل فروخت ہے۔ غرب کی طرف ۱۳ فٹ کا رستہ ہے شمالی جانب سڑک اور شرقی جانب مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی زمین جنوب کی طرف ڈھاب قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر لیا جائے۔

**قاضی نور محمد کلرک نظارت اینڈ برادرس قادیان**

---

## ناظر امور عامہ کا اعلان

احمدی حجام۔ ترکھان۔ دھوبی۔ ماشکی۔ موچی۔ میراثی قوم کے لڑکے و لڑکیوں کے نام جن کے احمدیت کی وجہ سے ابھی تک رشتے نہ ہوسکے ہوں بہت جلد دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔ تاکہ لڑکے اور لڑکیوں کے نام معلوم ہو کر ان کے باہمی رشتہ و ناطوں کیلئے کوشش کی جا سکے۔

**نوٹ**۔ پیشہ ور احمدی لڑکے و لڑکیوں کے نام بھجوانے میں مقامی جماعتوں کے سکرٹری پوری طرح کوشش فرما دیں۔

**ناظر امور عامہ قادیان**

---

یا الٰہی فضل تیرا — تازہ — یا الٰہی فضل تیرا

# تریاق چشم

عہ/ [۵]

## اور تازہ سرٹیفکیٹ

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب (کیمل پور) ملاء میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

(خالصاحب ڈاکٹر) محمد شریف قائم مقام سول سرجن (کیمل پور)

ملاء چوہدری احمد دین صاحب (احمدی) وکیل کی تحریک پر جو ایک قابل قدر بزرگ ہیں۔ میں نے تریاق چشم ایجاد کردہ مرزا حاکم بیگ صاحب متوطن گجرات استعمال کیا۔ ضعف بصارت اور دیرینہ ککروں کے دور کرنے کے واسطے اسے واقعی مفید پایا۔

میرے چند وکلاء دوستوں نے بھی اس پوڈر کو استعمال کیا ہے۔ اور اس کے مذکورہ بالا فوائد کی تصدیق کی ہے یہ ایک بے ضرر اور مفید عام دوا ہے۔ اور اس کا موجد پبلک کی شکر گذاری کا مستحق ہے۔ جس کی شاقہ محنت سے یہ پوڈر مایوس مریضان چشم کے واسطے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ (شیخ) عطاء اللہ وکیل گجرات سابق جج صدر کورٹ پونچھ۔ کشمیر ۲۹ جون ۲۲ء

قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ صہ/۔ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ (۸/) بذمہ خریدار ہوگا۔

**نوٹ**۔ ناظرین کرام مریضان چشم کو اطلاع دیکر ثواب حاصل کریں اور کثرت سے اس کی اشاعت کر کے خاکسار کو مشکور کریں۔

المشتہر

**خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گلدھی شاہ دولہ صاحب**

6

# ہندوستان کی خبریں

**باباگوردت سنگھ کا مقدمہ** امرت سر ۲۶ر جون۔ جہاز کوماگاٹا مارو کے مشہور باباگوردت سنگھ کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف کا مقدمہ مجسٹریٹ درجہ اول امرتسر کی عدالت میں پیش ہوا۔ باباجی نے اپنا تحریری بیان پیش کیا جو گورمکھی زبان میں تھا۔ اور ۲۶ فلسکیپ کاغذات پر گنجان لکھا ہوا تھا۔ عدالت کے دریافت کرنے پر باباجی نے گواہان صفائی میں بڑے بڑے سرکاری افسروں کی فہرست پیش کی۔

**ڈاکٹری کے طالب علموں کی بہتات** کلکتہ میں تین میڈیکل کالج ہیں۔ جن میں سب ملا کر صرف ۵۰۰ طالب علم داخل ہوسکتے ہیں لیکن اس سال قریباً ۵۰۰۰ طالبعلموں نے ان میں داخلہ کی درخواست بھیجی ہے۔ ظاہر ہے کہ ۴۵۰۰ امیدوار محروم ہوکر رہ جائیں گے۔

**پنڈت مالوی کی قانون شکنی** پنڈت مالوی نے مجسٹریٹ ضلع اور سب ڈویزنل افسر دیوریا کے امتناعی حکم زیر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرکے گورکھپور میں پانچ تقریریں جلسۂ عام میں کیں۔

**کمیٹی قانون اسلحہ** شملہ ۲۳ر جون جو کمیٹی قانون اسلحہ کی ترمیم کے لئے مقرر کی گئی ہے وہ اپنے اجلاس وسط جولائی سے شملہ میں شروع کرے گی

**خیرات نہ ملنے پر فقیر کی خودکشی** میرپورخاص (سندھ) کی خبر ہے کہ ایک فقیر نے ایک دوکاندار سے خیرات مانگی اور اس نے انکار کیا اس پر فقیر نے اپنے چاقو سے اپنی گردن اور پیٹ میں زخم لگا دیئے۔ اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا پولیس نے اسے زیر حراست کرکے ہسپتال میں رکھا ہے

**ڈاکٹر سپرو مستعفی ہونے والے ہیں** شملہ ۲۸ر جون۔ آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو قانونی ممبر بہت جلد خرابی صحت کی وجہ سے استعفیٰ دینے والے ہیں۔

**ایک مسجد کی واپسی** لنڈا بازار لاہور کی قدیم مسجد جو اس وقت سکھوں کے قبضہ میں [illegible] شکستہ حالت میں ہے۔ اس کے متعلق اخبار [illegible] شائع ہوئے تھے گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے مسلمانوں کو واپس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن ایک سکھ اخبار لکھتا ہے۔ کہ بات صرف یہ ہے کہ گوردوارہ کمیٹی کی انتظامی کمیٹی نے اس معاملہ کو جنرل کمیٹی میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**عجوبۂ قدرت** ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار مقیم بھاؤ نگر رقمطراز ہے کہ پوتار کے نواح میں خاص گاؤں میں ایک کمہار کے گھر چار بچے ایک ہی دن تولد ہوئے۔ دو تو بالکل جڑے ہوئے تھے۔ دونوں کے ہاتھ ایک ہی تھے۔ لیکن سر اور ٹانگیں علیحدہ علیحدہ تھیں۔ دو بچے بہت دیر تک زندہ نہیں رہ سکے۔ باقی کے دو بچے جن میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ اب تک زندہ ہیں۔ ان بچوں کی ماں مرگئی ہے۔

**اسلامیہ کالج لاہور کی طبی جماعتوں میں داخلہ** داخلہ طبیہ کالج سنٹرل حکیم حاذق وزیدۃ الحکماء یکم جولائی ۲۱ء سے شروع ہوکر ۱۰ر جولائی تک رہیگا۔

**شادی بیاہ اور کھانے پینے میں چھوت چھات ترک کرنے کا مشورہ** احمد آباد ۲۸ر جون۔ گجراتی ودیاپتھ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر پٹیل رچرڈ نے کہا۔ کہ شادی اور کھانے پینے میں ذات پات کا خیال بھی چھوت چھات کی قسمیں ہیں۔ سرگرم پرجوش نوجوانوں کو چاہیے کہ اپنے صوبہ اور اپنی ذات سے باہر شادی کرنا اپنا فرض خیال کریں۔ تاکہ باہمی اتحاد و ارتباط مستحکم ہوسکے۔

**بنگال میں ڈاکہ کی کثرت** ہفتہ مختتمہ ۱۷ر جون میں بنگال میں ۴۴ ڈاکوں کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔ بہار کے سوا جس میں ایک ڈاکہ پڑا۔ جرم مغربی اور شمالی بنگال میں زیادہ ہے۔ فہرست پر سب سے اول ۲۴ پرگنہ کا نام آتا ہے جس میں پانچ ڈاکے ڈالے گئے۔ ملناپور میں دو واردات ہوئیں۔ باقی سات ضلعوں میں ایک ایک۔

**ایورسٹ مہم کے ارکان کلکتہ میں** کلکتہ ۲۹ر جون ایورسٹ کی مہم کے تین اراکین آج کلکتہ پہنچے ہیں۔ یہ عازم انگلستان ہونے والے ہیں۔

**جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی حالت** کلکتہ ۲۹ر جون۔ مسٹر پولک اور مسٹر اینڈریوز نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں ہندوستانیوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ جنوبی افریقہ اور فجی میں غریب الوطن ہندوستانیوں کی حالت سخت خطرناک ہے۔ ان حضرات نے اہل ہند سے اپیل کیا ہے کہ غریب الوطن ہندوستانیوں کی حمایت کے لئے کھڑے ہوجائیں۔

**ایک آریہ سماجی کا داخلہ مالابار بند** کالی کٹ ۲۹ر جون۔ مسٹر آر ایچ۔ ایلیس۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملیبار نے بلدیہ کالی کٹ کے باہر مشتہرہ رقبہ میں رام داس رکن آریہ سماج کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔

**ماپلوں کو موت کی سزائیں** کالی کٹ ۲۹ر جون کونڈ اٹھنگون کے خاندان کے چار افراد پر مالاپورم کی خاص عدالت میں بغاوت کے سلسلہ میں جرائم کے ارتکاب کے لئے مقدمہ چلایا گیا تھا۔ انہیں سے دو کو سزائے موت اور دو کو حبس دوام لعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ہے۔ کارت ملی الدین قوطی حاجی باغیوں کے مشہور سرغنہ اور اس کی جماعت کے پانچ ارکان کو اسی عدالت سے دشن نمبودری متوطن نگیری کے قصابانہ قتل کے جرم میں پھانسی کا حکم دیا گیا ہے۔

**مولوی حسرت موہانی کا اظہار بے گناہی** بمبئی ۲۸ر جون۔ مولوی حسرت موہانی پر ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کے الزام میں بمبئی ہائیکورٹ میں مقدمہ پیش ہوا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے تقریر میں کیفیت مقدمہ پیش کی اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مولوی نے حکومت وقت کے خلاف متحدہ ہندوستان کی ایک تیب

# غیر ممالک کی خبریں

## اتحادیوں کے خلاف الزام

قسطنطنیہ ۔ ۲۵ رجون ۔ حکومت انگورہ نے اتحادی ہائی کمشنروں کے نام احتجاج کا ایک نوٹ بھیجا ہے کہ اتحادیوں کے باوجود بار بار اعلان کرنے کے کہ قسطنطنیہ غیر جانب دار ہے ۔ یونانی قسطنطنیہ کو اناطولی بندرگاہ واقع بحیرہ اسود کے خلاف اپنی جارحانہ کارروائیوں کے لئے بحری مرکز بنائے ہوئے ہیں ۔ اور اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔

## شاہزادہ ویلز وطن میں

لندن ۲۱ رجون ۔ آج صبح کو جب شاہزادہ ویلز جہاز سے اترے تو نہایت جوش و خروش سے ان کا خیر مقدم کیا گیا ۔ جنگی جہازوں کی توپوں نے سلامی دی ۔ شاہزادہ نے گاڑی سے باہر آتے ہی جوش و خروش سے اپنے باپ سے مصافحہ اور ماں سے معانقہ کیا ۔ شاہی خاندان کے دیگر ارکان [illegible]

## مسٹر ولسن خونین وردی میں دفن ہونگے

لیڈی ولسن نے ڈاکٹر کو جو وردی کاٹ کر زخموں کی جانچ کرنا چاہتے تھے روکا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنے شوہر کو خونیں وردی پہنے ہوئے دفن کرنا چاہتی ہیں ۔ اور پالمال گزٹ کو سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ سر ہنری ولسن سینٹ پال گرجا میں دفن ہونگے ۔

## پمبرک کے جہاز خانہ میں آتشزدگی

لندن ۔ ۲۵ رجون ۔ پمبرک جہاز خانہ میں عمارات کا ایک سلسلہ آگ سے برباد ہوا ۔ وہ دفتر جس میں ان تمام جہازوں کے نمونے تھے ۔ جو اس کارخانہ میں ابتدا سے اب تک بنے ہیں ۔ جل کر ختم ہو گیا ۔

## پائدانوں پر کھڑے ہو کر سفر کرنے کا نقصان

برلن ۔ ۲۰ رجون ۔ گاڑی کے رک جانے کے باعث گاڑیاں مسافروں سے اس قدر بھری ہوئی جاتی تھیں کہ لوگ پائدانوں پر کھڑے رہتے تھے ۔ جس وقت اس طرح سے بھری ہوئی ایک گاڑی گذری تو دوسری طرف سے لکڑی سے بھری ہوئی گاڑی گذری جس سے پائدانوں کے تمام مسافر گر پڑے کم از کم ۲۹ تو ہلاک ہو گئے ۔ ۵۰ سخت زخمی ہوئے اور متعدد اشخاص کو [illegible] آئیں ۔

## ایک فرانسیسی مذہبی پیشوا جل مرا

پیرس ۔ ۲۶ رجون ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آرک بشپ کیمبرائی کا موٹر دشت "نارمل" میں الٹ گیا ۔ اس میں آگ لگ گئی ۔ اور بڑے پادری صاحب جل کر خاک ہو گئے ۔

## جاپان سائبریا کو خالی کر دیگا

ٹوکیو ۔ ۲۵ رجون ۔ پریوی کونسل کے صدر نے دول اربعہ کے معاہدہ بحر الکاہل کی تصدیق کر دی ہے ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان اسہر اکتوبر تک سائبریا سے تمام افواج کو نکال لیگا ۔

## جرمنی کے وزیر کے قاتلوں کی گرفتاری

برلن ۔ ۲۶ رجون ۔ بویریا کی ایک خفیہ مجلس کے گیارہ ممبر راتھینو وزیر اعظم جرمنی کے قتل کے سلسلہ میں گرفتار ہو گئے ہیں ۔

## برطانی ہوائی فوج میں اضافہ

لندن ۔ ۲۶ رجون ۔ اخبارات کا بیان ہے کہ شاہی ہوائی فوج میں بقدر دس دستوں کے اضافہ کرنے کا فیصلہ ہوا ہے ۔ اس کا خرچ بری اور بحری فوج گھٹا کر پورا کیا جائے گا ۔

## آئرش کمانڈر ہنڈرسن کی گرفتاری

لندن ۔ ۲۷ رجون ۔ عارضی حکومت کے حکام نے منقطعہ بلاسٹ کے ڈائرکٹر کمانڈر ہنڈرسن کو گرفتار کر لیا ہے ۔ اور وعدہ جو اقرار تھا کہ اس کے ساتھ مجرم کا سا نہیں بلکہ افسر کا سا سلوک کیا جائیگا ۔ مگر اسے مونٹ جائے کے قید خانہ میں لے گئے ہیں ۔

## شاہ حجاز کی فوج کا انتشار

الاخبار (مصر) رقمطراز ہے کہ شریف بے خزلیت مکہ کی افواج جو اہل یمو سوڈان اور زیادہ تر منتشر ہیں ۔ بھوک اور بے ماتگی کی وجہ سے تنگ آ رہی ہے ۔ اکثر سپاہی یمن اور حبوب [illegible] کی طرف بھاگ گئے ہیں ۔ جو باقی رہ گئے ہیں ۔ وہ بھیک مانگ کر گذر اوقات کرتے ہیں ۔

## وائس پریذیڈنٹ کا اجلاس میں انتقال

ہیگ ۔ ۲۷ رجون ۔ کانگٹ دہرکی بین الاقوامی ایسوسی ایشن کے اجلاس میں بیٹھے بیٹھے وائس پریذیڈنٹ مسٹر برڈ کو غش آیا اور مر گیا ۔

## موسیو لینن کی ابتر حالت

ریول ۔ ۲۷ رجون ۔ ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ موسیو لینن کی حالت ابتر ہوتی جا رہی ہے ۔ آواز میں نقص آ گیا ہے ۔ یادداشت خراب ہو گئی ہے ۔ دو جرمنی ڈاکٹر ہوائی جہازوں کے ذریعہ ماسکو گئے ہیں ۔

## امریکہ میں ایک زبردست ڈاکہ

میکسیکو شہر ۔ ۲۹ رجون ۔ جنرل گورو روزنیب بدمعاش کی سرکردگی میں تین سو کے قریب ڈاکوؤں نے امریکن آئل کمپنی کے افسر اعلیٰ مسٹر لی آئی لاسکی کو گرفتار کر لیا ۔ جو بعد میں چھوڑ دئے گئے ۔ اور اس کے بعد ہی کورٹیز آئل کمپنی کے چالیس ملازموں کو پکڑ لیا ۔ ڈاکو کچھ مال و اسباب بھی چرا کر لے گئے ہیں ۔ ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے حکومت نے ایک زبردست مہم بھیجنے کا حکم دیا ہے ۔

## روسی مسلمانوں کو اناطولیہ میں بسانے کی تجویز

لندن ۔ ۲۶ رجون ۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ رقمطراز ہے ۔ کہ حکومت انگورہ ان یونانیوں کو جو سواحل بحر اسود پر آباد ہیں ۔ بوجہ ان کی دیگر ممالک سے سازشوں کے اندرون ملک میں لے جانے کا انتظام کر رہی ہے ۔ اور ان کی بجائے روسی مسلمانوں کو آباد کیا جائیگا ۔ حکومت انگورہ کی سرکاری اطلاعات مظہر ہیں کہ دو ہزار تاتاری مسلمانوں کو کریمیا سے سمسون میں لایا جا چکا ہے ۔ اور تین ہزار مزید لائے جائینگے ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا)